لا إله إلا الله
الله رسول محمد
تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کیلئے
Umar Media
محرم 1440 ستمبر 2018

فہرست موضوعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ واصحابہ ومن والاہ ۔

قال اللہ تعالی : يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِ (المائدۃ / 1)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم الشان ذات نے اپنی عبادت اور بندگی کیلئے جن وانس کو پیدا فرمایا اور اس کائنات میں انکو بسایا اور کائنات کی تمام چیزوں کو جن و انس کے لئے مسخر کردیا، تاکہ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی کے ایام بسہولت گزار سکیں اور جن وانس کی پیدائش کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا: وَمَا خَلَقۡتُ ٱلۡجِنَّ وَٱلۡإِنسَ إِلَّا لِيَعۡبُدُونِ (الذاریات / 56)

ترجمہ : اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مکمل ضابطہ حیات عطاء فرمایا، ایسے اصول وضوابط اور قوانین عطاء فرمائے کہ انسان کی دین اور دنیاوی دونوں پہلوؤں کو محیط ہیں۔

چونکہ تحریک طالبان پاکستان کا مقصد مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ تعالی کی عطاء کردہ ضابطہ حیات کو نافذ العمل بنانا اور مسلمانوں کے دین ودنیا پر حملہ آور دشمن سے شریعتِ اسلامی کی روشنی میں دفاع کرنا ہے، اسلئے لازمی طور پر تحریک طالبان پاکستان کا ڈھانچہ اسلامی ہونا چاہئے، اور تحریک کا ہر کارکن مسلمان ہونے اور پھر تحریک کا حصہ ہونے کی وجہ سے اس کا پابند ہے کہ اس کا کردار، گفتار، رہنا سہنا اور اس کی جدوجہد اسلامی اصول وضوابط کے اندر ہو۔

اسلئے تحریک طالبان پاکستان کے رہنماؤں نے اسلام کے ان بنیادی اصول کو سامنے رکھ کر شریعت مطہرہ کی روشنی میں تحریک کا قبلہ درست رکھنے کی سعی کی ہے، اور لائحہ ہذا مرتب کیا ہے، لائحہ میں مجاہدین کے اندرونی موضوعات، اہداف، فدائی حملوں، قیدیوں، جواسیس اور مال غنیمت وغیرہ کے بارے میں قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس لائحہ میں تحریک کی منزل کی نشاندہی کی کوشش کی گئی ہے، کیونکہ متعین راہ کے مسافر بھٹکنے سے بچ جاتے ہیں، جس تحریک کے سفر کی سمت متعین نہ ہو، وہ راستے ہی میں انتشار کا شکار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور سیدھی راہ سے بھٹک جاتی ہے۔

تحریک کے ہر رکن چاہے امیر ہو یا مامور پر لازم ہے کہ وہ ان مرتب کردہ اصول کا پابند ہو، کیونکہ اصول اور ضوابط کی خلاف ورزی تحریکات اور تنظیموں کی تباہی کا سب سے بڑا سبب ہے، اسلئے کہ خلاف ورزی کی صورت میں ایک تو جماعت میں تفرقہ اور انتشار پڑ جاتا ہے، جس کا لازمی نتیجہ شکست ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفۡشَلُواْ وَتَذۡهَبَ رِيحُكُمۡۖ وَٱصۡبِرُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ (الانفال / ٤٦)

ترجمہ: اور نزاع مت کرو(نہ اپنے امام سے نہ آپس میں) ورنہ کم ہمت ہو جاؤگے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

الجماعۃ رحمۃ، والفرقۃ عذاب (طبرانی حدیث نمبر 84)

ترجمہ: جماعت رحمت ہے اور اختلاف عذاب ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے دائرے میں منظور کردہ اصول کی حیثیت اس عہد اور میثاق کی ہوتی ہے، جس کی پابندی واجب اور فرض ہے اور عہد وپیمان کی خلاف ورزی دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی اور شکست پر منتج ہوتی ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ذلت اور رسوائی اور خلافتِ ارضی سے محرومی کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں ان میں بڑا سبب نقض العہود بیان کیا گیا ہے۔

اور طبرانی (حدیث نمبر 10830) میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خمس بخمس، قالو: یا رسول اللہ وما خمس بخمس، قال: مانقض قوم العهد الا سُلط علیهم عدوهم

ترجمہ: پانچ کے بدلے پانچ ہیں، صحابہ نے فرمایا پانچ کے بدلے پانچ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی قوم نے عہد کو نہیں توڑا مگر اُن پر اُن کا دشمن مسلط کیا گیا

اسی طرح اس لائحے کی حیثیت تحکیم کی ہے اور تحکیم پر عمل شرعاً لازم ہے بشرطیکہ شریعت کے کسی حکم سے صراحتہً مخالف نہ ہو۔

لہٰذا ہر اُس شخص کیلئے جو تحریک کا رکن ہونے کا دعویدار ہو، یہ اصول واجب العمل ہیں، اور اس سے خلاف ورزی دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سبب ہے۔

یہ اصول وضوابط تحریک کے تمام افراد کیلئے ہیں اور اداروں کیلئے اپنے اپنے لوائح میں الگ سے اصول مرتب کئے جائیں گے ان شاءاللہ۔

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کیلئے اُصول وہدایات

باب اول: مجاہدین کے اندورنی موضوعات سے متعلق اصول وہدایات

1) جس کسی کو ذمہ داری دی جاتی ہو، اس میں درج ذیل اوصاف ہونا ضروری ہیں۔ تدبیر، تقویٰ، شجاعت، شفقت، سخاوت، خصوصاً قوت اور امانت۔

قوت کا مطلب یہ ہے، کہ کام چلا سکتا ہو، اور امانت کا مطلب یہ ہے کہ کام اخلاص کے ساتھ کرتا ہو، خیانت نہ کرتا ہو۔

2) ہر مجاہد پر اپنے امیر کی اطاعت فرض ہے، اس امیر پر حلقے کے امیر کی اطاعت اور حلقے کے امیر پر مرکزی امیر کی اطاعت فرض ہے۔

3) اجتہادی امور میں امیر کی اطاعت فرض ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ امر شریعت، یقینی مصلحت، اور نظمِ اجتماعی کے خلاف نہ ہو۔

4) امیر تمام مامورین کے ساتھ عادلانہ سلوک کریگا اور مامورین شریعت کے تحت اس کی سمع وطاعت کریں گے۔

5) موجودہ تمام ذمہ داریاں خصوصی ذمہ داریاں ہیں، لہٰذا تمام ذمہ داریوں کا دائرہ اختیار محدود ہے، جتنا اختیار دیا گیا ہے، اس سے تجاوز نہیں کریگا۔

لہٰذا کوئی ذمہ دار، دوسرے ذمہ دار کے علاقے یا ذمہ داری میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کریگا، البتہ اگر کوئی ذمہ دار کسی دوسرے ذمہ دار کے علاقے میں عملیات کرنا چاہتا ہے، تو اُس علاقے کے ذمہ دار سے اجازت لینی ہوگی، اور اُس علاقے میں علاقے کے ذمہ دار کی سمع وطاعت کریگا۔ اس شرط کے ساتھ کہ مقرر شدہ ذمہ دار کی اس علاقے میں فعالیت بھی ہو۔

6) مجاہدین کیلئے ضروری ہے کہ اپنے لئے جنگ کے محاذ اور دشمنوں کو کم کر دیں۔

7) اگر کوئی ذمہ دار اپنی ذمہ داری سے معزول ہوجائے تو اس پر اپنی معزولی کو تسلیم کرنا فرض ہے، مگر کسی ذمہ دار کو معزول کرتے وقت ضروری ہے کہ اس حلقے کی شوریٰ کو اعتماد میں لیا جائے۔

8) جو شخص مجاہدین کے نام سے ناجائز فائدہ لیتا ہو اور حلقوں کیلئے ضرر رساں ہو تو اسکو اس کے عمل کے مطابق سزا دیجائے گی۔

9) **تحفظ صف از شقاق**

الف) ایک حلقے میں دوسرے حلقے کے اگر پہلے سے پرانے ساتھی موجود ہوں، یا نئے ساتھی گاؤں، شہر، مدرسوں سے آجائیں تو یہ ساتھی اسی حلقے میں کام کر سکتے ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ اپنے آبائی حلقے میں کسی بھی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے۔

ب) اگر کسی حلقے کے اندر کوئی اختلاف واقع ہوجائے تو اسی حلقے کے ادارے خود ہی مفاہمت اور صلح کی کوشش کریں گے۔

ج)اگر اپنے حلقے کے ادارے صلح صفائی میں ناکام ہوئےتو مسئلہ زونی اجرائی شوریٰ میں جائے گا ، اگر اجرائی شوری صلح وصفائی میں ناکام ہوجائے تو موضوع تقریراً یاتحریراً رہبری شوری میں بھیجے گا۔ موضوع کو ان بھیجےہوئے دلائل کی روشنی میں دیکھا جائے گا، اگر اختلاف کرنے والا گروہ غلطی پرہو تو

د)پھراختلاف کرنے والا گروہ دو دو کی شکل میں تقسیم کرکے مختلف حلقوں کے حوالے کئے جائیں ۔

ہ)نئے حلقے میں جانے کے بعد ان پر پابندی ہوگی کہ پرانے حلقے میں کسی بھی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے۔

اسی طرح

و)ان ساتھیوں کو کسی قسم کی ذمہ داری نہیں دی جائے گی۔

ز)مرکز اختلاف پیدا کرنے والے ساتھیوں کو ساتھ نہیں لیگا۔

ح)اسی طرح جب تک اس اختلاف کا کوئی حل نہیں نکالاگیا ہوتو زیادہ سے زیادہ ایک سال تک رسمی حلقہ سےاختلاف کرنے والے افراد تحریک کے اجتماعی سہولتوں سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

ط)اور اگر حلقہ غلطی پر ہو اور شرعی اور اصولی فیصلہ ماننےکیلئے تیار نہ ہو تو رہبری شوری تحریک کے مفادات اوراجتماعی مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حلقےکا امیر معزول کرلیں یا اختلاف کرنے والے گروہ کوگروپ کی شکل میں کسی اور حلقے کی حوالے کرلیں۔

ی)حلقے کی تعیین رہبری شوری کی صلاحیت ہوگی ۔

نوٹ:

یہ دفعات حلقوں سے پرانے نکلے گئے ساتھیوں کے متعلق نہیں ہیں،بلکہ ان کے متعلق فیصلہ تحریک اورحلقہ محسود کے درمیان موافقت نامے کے مطابق ہوگا۔

10)اگر کوئی ذمہ دار پہلے سے کسی علاقے میں اپنا کوئی تعلقدار رکھتے ہیں ، تو اب اس علاقے یا حلقے کیلئےجو نیا ذمہ دار مقرر ہوا ہے، تو پرانا ذمہ دار اس حلقے یاعلاقے کے ذمہ دار کے ساتھ اپنے ساتھیوں کا تعارف کرائے گا اور وہ ساتھی اس ذمہ دار کی سمع و طاعت کریں گے اور اس سے ہدایت لیں گے۔

11)عسکری شوری رھبری شوریٰ کی ہدایت پر مجاہدین کی قوّت،علاقے کی جغرافیائی حالات،اور کسی علاقے کےدشمن کی قوّت پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس علاقےکیلئے جنگی پلان بنا ئے گی۔

12) اگر نظامی شوری کسی علاقے میں دشمن کی قوت کو توڑنےکا فیصلہ کریں اور اس کام کیلئے ان کو کثیرتعدادمیں مجاہدین کو جمع کرنے کی ضرورت پڑے، تو مجاہدین پراس کی اطاعت ضروری ہے۔اور عسکری شوری ہر حلقےکو اس کی وسعت کے مطابق ان کو مکلف کرے گی، کہ ہدف شدہ علاقے کیلئے اپنے مسلح شدہ‌ساتھی حوالہ کریں۔

13)نظامی شوری والے ہر علاقے کے مجاہدین کے حال اور ضروریات کی خبر لیں گے، اور سارے مجاہدین شوری کے ساتھ اہداف،اور ترصد وغیرہ میں مدد کریں گے۔

باب دوم: تشکیلات کے بارے میں

14)ہر حلقے کا ذمہ دار اپنے ساتھ اہل اور باصلاحیت ساتھیوں کی شوریٰ تشکیل دیگا، جس کی تعداد کم از کم" چھ"ہو،تاکہ اہم کاموں میں ان کیساتھ مشورہ کرسکے اوران ساتھیوں کا مرکزی شوری کے ساتھ تعارف ضروری ہو گا۔

15)ہر حلقے کا ذمہ دار، دو جید علماء کا بطورِ قاضی انتخاب کریگا ،اور یہ قاضیان حضرات مرکزی دار القضاء کیساتھ رسمی کئے جائیں گے،اور ان قاضیان حضرات کو ہرچھ مہینے کے بعد، اپنے فیصلوں کا ریکارڈ مرکزی دار القضاء میں پیش کرنا ہوگا۔

16)دار الہجرت(جہاں مجاہدین ہجرت کی زندگی گزارتے ہیں)میں مجاہدین انصار کے گھریلوں کاموں یا معاملات میں بالکل دخل اندازی نہیں کریں گے۔ البتہ اگر انصار کسی موضوع میں تعاون کی درخواست کریں ،توکسی معاملے میں صلح کرنے کی شکل میں تعاون کر سکتے ہیں۔

17)جن علاقوں میں مجاہدین کا وجود اور قوت آشکارہ نہ ہو، وہاں پر فی الحال فیصلے کرنا بند ہیں ۔

18)تحریک کا ترجمان رہبری شوریٰ اور مرکزی امیر کی طرف سے انتخاب کیا جائے گا،کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ اپنی طرف سے ترجمان کا انتخاب کریں یا اپنی طرف سے کوئی ذمہ داری قبول کریں، ہر علاقے کامسئول اپنے ایک ساتھی کا مرکزی ترجمان سے تعارف کرائے گا ،وہ ساتھی مرکزی ترجمان کے ساتھ رابطے میں رہے گا،اور مرکزی ترجمان کو اپنے علاقے کے عملیات کے بارے میں رپورٹ دیتا رہے گا۔

19)ہر علاقے کا ذمہ دار اور مجاہدین علاقائی سطح پر مجاہدین کیلئے ایک اصلاحی ادارہ قائم کریں ،جومرکزوں میں جا کر مجاہدین کیلئے اصلاحی بیانات کریں،مجاہدین کی نمازوں کی اصلاح کریں اور ان کو ذکر اذکار دعاؤں ،اورسنتوں کا درس دیں۔

20)مجاہدین کی شکل میں جو مخالفین ہیں، اگر وہ دوبارہ تحریک میں آنا چاہیں، تو اسی وقت اس مخالف کی نوعیت کے مطابق، " بیس نکاتی " موافقت نامے کے مطابق، رہبری شوریٰ اس حلقے کواعتماد میں لیکر ،کوئی صورت ترتیب دیگا۔البتہ انفرادی طور پر اگر کوئی اپنے حلقے میں آنا چاہے اور متعلقہ حلقہ اس سے مطمئن ہو تو حلقے والےاس فرد کو لے سکتے ہیں۔

باب سوم: اہداف کے بارے میں

21)تحریکِ طالبان پاکستان کے عسکری اہداف میں، وہ تمام اسلام دشمن، قوم دشمن ادارے ہیں،جو موجودہ جنگ میں مسلمانوں،مجاہدین اور قبائل کے خلاف کلیدی کردار اداء کرتے ہیں،جیسے تمام سیکیورٹی (امنیتی) ادارے (فوج،پولیس،استخبارات،ملیشیا،خاصہ دار،لیویز،ہوائی فوج اور نیوی (سمندری) فوج وغیرہ اسی طرح مقننہ ملک کے حاکم اور مقتدر ادارے اور عدلیہ (سرکاری جج،وکلاء وغیرہ) تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

22)تحریکِ طالبان پاکستان کے اہداف میں مذہبی جماعتیں، ان کے کارکنان اور قیادت شامل نہیں ہیں۔

23)وہ لشکر جو کھلم کھلا فوج کے ساتھ مل کر مجاہدین کے خلاف لڑتے ہیں، تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

24)سرکاری اقتصادی اور فوجی عسکری اقتصادی ادارے تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

25)ملک کے اندر وہ این جی اوز، اور دیگر ادارے جو ملک میں فحاشی پھیلاتے ہیں اور معاشرے کو خراب کرتے ہیں، تحریک کے ہدف پر ہیں۔

26)وہ باطل فرقے جن پر علماء کی طرف سے کفر کا فتوی لگ چکا ہو، ان میں سے کسی شخص یا گروہ کو صرف اس اساس پر ہدف نہیں کیا جائے گا، کہ کسی باطل فرقے کیساتھ اس کا تعلق ہے، البتہ اگر یہ فرقے موجودہ جنگ میں حکومت کا ساتھ دیتے ہوں یا فوج اور حکومت میں ہوں یا مجاہدین کے خلاف لڑتے ہوں یا شعائرِ اسلام کی توہین کرتے ہوں، یا قرآن اور صحابہ کی شان میں گستاخی یا توہین کا ارتکاب کر لیں، تو یہ فرقے اس صورت میں انتقاماً ہدف کئے جائیں گے۔

27)تعلیم اور صحت کے ادارے تحریک کے اہداف میں شامل نہیں ہیں۔

28)یہ تمام کاروائیاں، عسکری شوری کے پلان کے مطابق کی جائیں گی، جس کے اندر اہداف کی مکمل تفصیل، ترتیب اور اسی طرح ہدف کے حصول کے آلات کے استعمال کی ترتیب لکھی جا چکی ہے۔

باب چہارم: فدائی حملوں کے بارے میں

29)ہر علاقے کے مجاہدین کے ہاں الگ طور سے استشہادیوں کا ایک مرکز ہونا چاہیئے، اس کے علاوہ مرکزی سطح پر ایک مرکز ہو، جہاں سے جیّد علماء حضرات بیانات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہوں۔

30)استشہادی حملہ انتہائی اہم اہداف پر کیا جائے، اور امتِ مسلمہ کا یہ عظیم سرمایہ نامناسب اور بے قیمت اہداف پر ضائع نہ کیا جائے، لہٰذا یہ کام نظامی شوری کے ذریعے انجام دیا جائے گا۔ اگر استشہادی حملہ نامناسب اہداف پر کیا گیا، تو ذمہ دار ساتھیوں کو سزا دی جائے گی۔

31)استشہادی حملوں میں مرکزی امیر اور نائب امیر سے اجازت لینی ہو گی۔

32)استشہادی حملہ، مدارس، عیدگاہوں، بازاروں، عوامی مقامات، عام مساجد، اور عام جنازوں میں نہیں کیا جائے گا۔ استشہادی حملوں میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے، عوامی قتل اور نقصان سے خصوصی احتیاط برتی جائے۔ غفلت کی صورت میں ذمہ داران کو تعزیری سزا دی جائے گی۔

33)استشہادی حملہ درجہ ذیل مقاصد اور فوائد کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔

(الف)استشہادی کی نیت خالص ہو اور مقصود صرف حصولِ شہادت ہو۔

(ب)یہ کہ دوسرے مسلمانوں میں بھی بہادری کا جذبہ پیدا ہو جائے اور اس کی طرح قربانی دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔

(ج)یہ کہ کفر ذلیل ہو جائے اور دشمن خوف زدہ ہو جائے۔

(د)دینِ اسلام کو وقار مل جائے اور مسلمانوں کی اپنےدین پر مضبوطی ظاہر ہو جائے ۔

باب پنجم: غنیمت کے بارے میں اصول

غنیمت کفار کے اس مال کو کہا جاتا ہے جسکو مسلمان کفارسے طاقت کے بل پرحاصل کر لیں۔

34) غنیمت کے چار حصے مجاہدین کو دیے جائیں گے اورپانچواں حصہ بیت المال اور مرکزی امیر کے حوالے کیاجائے گا ۔یا پھر مرکزی امیر کے صوابدید پر خمس کےمصارف میں صرف کیا جائے گا ۔

35)وہ مجاہدین جن کو کفالہ دی جاتی ہے،اور وہ مجاہدین جن کو کفالہ نہیں دی جاتی یہ سارے مالِ غنیمت میں برابر ہیں۔

36)وہ ساتھی جو لڑائی میں شریک ہوں اور وہ ساتھی جولڑائی میں شریک تونہ ہو سکے مگر لڑائی کے میدان اور مجاہدین کے صف میں حاضر ہوں، یہ سب مالِ غنیمت میں شریک ہیں۔

37)وہ ساتھی جو شروع سے لڑائی میں شریک ہوں اوروہ ساتھی جو لڑائی کے بیچ میں حاضر ہو جائیں، یہ سب مالِ غنیمت میں شریک ہیں۔

38)اسی طرح جو مجاہدین دوسرے مجاہدین کی مدد کیلئے دارالحرب میں پہنچ جائیں اس حال میں کہ جنگ جاری ہواور جنگ کرنے والے مجاہدین کو ان کا پہنچنا ممکن ہو تویہ مجاہدین بھی مالِ غنیمت میں شریک ہونگے،اگرچہ بالفعل جنگ میں حصہ نہ لیا ہو کہ ان کے میدان میں پہنچنے سے پہلے لڑائی ختم ہو چکی ہو یا قلعہ فتح ہوچکا ہو ، کیونکہ جہاد کا مقصد دشمن کو خوف زدہ کرنا ہوتا ہے۔

39)اگر کسی گاؤں کے لوگ ،مجاہدین کیساتھ لڑائی میں حصہ لیں تو یہ لوگ بھی مالِ غنیمت میں برابر کے شریک ہونگے۔

40)اگر کوئی مجاہد جنگ کے درمیان بیمار ہوجائے، وہ بھی مالِ غنیمت میں شریک ہوگا۔

41)اگر چند ساتھی جنگ کیلئے تیار ہوچکے ہوں مگر امیرنے ان کو اسی جنگ کی کسی مصلحت کے خاطر کہیں اور بھیج دیے مثلاً ترصد یعنی جنگی معلومات کیلئے یا کمین کیلئے ،تویہ ساتھی مالِ غنیمت میں شریک ہو نگے۔

فائدہ(:البتہ اگر کوئی شخص اپنے ذاتی کام میں مصروف ہو، یا پہلے ہی سے کسی اجتماعی کام میں مصروف ہو اس صورت میں ان کا مالِ غنیمت میں حصہ نہیں ہو گا) ۔

42)جو مجاہد جنگ ختم ہو نے سے پہلے شہید ہوجائے توغنیمت میں اس کا حصہ نہیں ہوگا ،البتہ ساتھیوں کو چاہئےکہ استحساناً کچھ دیں۔اور اگر جنگ کے ختم ہونے کے بعدشہید ہوا، تو غنیمت میں شریک ہوگا اوراس کا حصہ اسکے ورثاء کو دیا جائے گا ۔

43)کفری اداروں کے اموال پر اگر مجاہدین زبردستی سے قبضہ کر لیں تویہ' مال' غنیمت کے طور پر تقسیم ہو گااور اگر بغیر جنگ وطاقت کے مال پر قبضہ کیا، تو یہ مال بیتُ المال میں جمع کیا جائےگا اور پھر مالِ فیء کے مصارف میں خرچ کیا جائے گا ۔

44)جو پیسے بینک سے یا بینک سے کہیں اور منتقلی کےدوران ،مجاہدین زبردستی، یا لڑ کر حاصل کر لیں تو یہ پیسےغنیمت کی صورت میں تقسیم ہو نگے۔اور اگر بغیر زور اورجنگ کے چھین لیں، تو یہ بیت المال شمار ہو گا ،البتہ اگر یہ پیسے ما مورین یا

مزدوروں کو مل جائیں ،تو یہ لوگ اس پیسوں کے مالک بن جائیں گے، اب یہ پیسے نہ غنیمت ہےنہ بیت المال، اگر کوئی مجاہد یہ پیسے ان مزدوروں سے چھین لے، تو اس مجاہد کو تعزیری سزا دی جائے گی۔این جی اوز کے مزدوروں کا بھی یہی حکم ہے۔

تشریح:(الف)این جی اوزکے احکام اور نوعیت میں ان کے کردار کے مطابق تبدیلی آتی رہتی ہے۔

(ب)اگر یہ کام کرنے والےایسے اداروں میں کام کرتے ہیں ،جن کے افراد پر حکم لگتا ہے،جیسے عسکری ادارے ،یا وہ اصلی کافر ہو توان کے ہاتھ کا مال بھی غنیمت شمار ہو گا ۔

(ج)مالِ فیء اس مال کو کہا جا تا ہے جس کو مسلمان کفارسے زبردستی اور جنگ کے بغیر حاصل کر لیں۔

(د)زور(قوت)سے مرادوہ ساتھی ہیں، جو کفار سے مال زبردستی لےلیں،اوران کی تعداد کم از کم" چار" ہو ، یا امیر کی اجازت سے یہ کاروائی کی ہو ۔اور اگر ساتھی"چار "سے کم ہوں ،یا امیر کی اجازت کے بغیر کاروائی کی ہو ،تویہ مال اس شخص کا ہو گا، جس نے یہ مال لیا ہو اوریہ مال غنیمت کے طور پر تقسیم نہیں ہو گا ۔ اور جنگ کا ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے۔

باب ششم: کفری اداروں سے طالبان کو تسلیم ہونے والے افراد کے بارے میں

45)ہر مسلمان اپنے دینی فریضے کے تحت موجودہ کفری ادارے اور اس میں کام کرنے والوں اور اسی طرح، ان کے معاونین اورعوامی لشکر کو ان اداروں میں کام چھوڑنے ،عدم تعاون اور ان کیساتھ دوستی نہ کرنے کی دعوت دے سکتا ہے کہ وہ ان چیزوں سے باز آجائیں۔

46)اگر کوئی شخص ان اداروں میں کام کرنے سے ،انکی معاونت اور دوستی سے،ہماری دعوت پریا خود اپنےایمانی جذبے کی وجہ سے دست بردار ہوجائے،اگر یہ عام آدمی ہےتو اس کیلئے علاقے کے ذمہ دار کا خط ضروری ہے ،اور اگر مشہور شخص ہو یا اس نے مسلمانوں کوزیادہ تکلیفیں پہنچائی ہو ں،تو پھر علاقے کا ذمہ دار مرکزی امیر کے مشورے سے خط دے گا ،یہاں تک کہ تمام مجاہدین کو اطلاع ہو جا ئے ،تاکہ کسی اور جگہ بھی اس کونقصان نہ پہنچایا جائے ۔پھر اگر کسی مجاہد نے اسے قتل کیایا کوئی اور نقصان پہنچایا تو ایسے شخص کو اسلام کی رو سے سزا دی جائے گی ۔ہر علاقے کا ذمہ دار اپنے علاقے کے مجاہدین کوتسلیم شدہ افراد کے نا موں کی فہرست مرکز کودے گا اور مرکزی عسکری شوری کو بھی اس امر کی اطلاع دینی ہوگی۔

47)جو شخص دعوت قبول کرنے کے بعداپنے وعدوں کوپورا نہ کریں۔ یا جن شرائط پر اس کو امن دیا گیا تھا ان شرائط کو توڑ دیا اوران کی پاسداری نہیں کی ،تو اب اس کا کیا ہوا معاہدہ ختم اور اس کو دیا ہوا امن بھی ختم ہوا۔اب اگر مجاہدین دوسری مرتبہ اس کے تسلیم ہو نے پر مطمئن نہ ہو ں،تو اس سے ضامن لے لیں۔

48)جو لوگ کفری اداروں کو چھوڑ کر تسلیم ہو جائیں اورتوبہ کرلیں ،مگر توبہ سے پہلے انہوں نے کسی کو کوئی نقصان پہنچایا ہو تو اس صورت میں اگر یہ شخص اپنی خوشی سےاس کا حق اداء کرتا ہے، تو ٹھیک ہے ،ورنہ محکمہ یا کو ئی اور شخص اس سے یہ تاوان بطورِ جرم نہیں لے سکتا ہے۔

49))اگر کسی شخص کے متعلق پورا اطمینان حاصل نہ ہو، توکسی مصلحت کے خاطر اس کو جہاد کی صف میں جگہ نہیں دی جائے گی۔ ہا ں اگر اطمینان حاصل ہوجائے تو جگہ دی جا سکتی ہے ،مگر مرکزی ذمہ داران سے اجازت لی جائے گی۔

50) اگر کوئی شخص کفری اداروں میں کام کر نے کے باوجود مجاہدین کی خدمت کر تا ہے، تو ایسے شخص کو مرکزی ذمہ دار کی اجازت سے خاص امن دی جا سکتی ہے، البتہ عمومی امن نہیں دی جا سکتی ہے ،اگران امن دینے والے مجاہدین کے علاوہ کسی اور گروپ یا مجموعے کے مجاہدین نے کوئی تکلیف پہنچائی ،تو امن دینے والے مجاہدین ذمہ دار نہیں ہونگے ،اس لئے کہ اس کو عمومی امن نہیں دی گئی تھی۔البتہ یہ حکم اس شخص کا ہے، جوپہلے سے کفری ادارے میں کام کرتا ہو، مجاہدین کی خدمت صرف کسی سے تعلق کی بنیاد پر یا اپنی جان اوراپنی نوکری کو بچانے کی اساس پر کرتا ہو ۔اگر کو ئی آدمی ایسا ہو، جسکو مجاہدین کے بڑوں نے بذاتِ خود ان اداروں میں شامل کیا ہو ،یا جب ان کو دعوت دی گئی، تو وہ ان اداروں سے نکلنے کیلئے تیار ہوا ہو،مگر مجاہدین نے اس کواسی ادارے میں رہنے کا کہا، تو نقصان کی صورت میں اس شخص کی دیت، مجاہدین پر آئے گی۔

51)وہ فوج، پولیس اور دیگر نوکر، اگر مجاہدین کے سامنے تسلیم ہوجائیں اور توبہ کریں، تومجاہدین کیلئے ان کا مارنا جائز نہیں ۔اور اگر مذکورہ سرکاری لو گوں نے کو ئی کارنامہ کیا، یا اسلحہ وغیرہ ا پنے ساتھ لے آیا تو اس صورت میں مجاہدین ان کو امن کیساتھ انعام بھی دیں گے۔

باب ہفتم: دشمن کے قید ہونے والے افراد کے بارے میں

52)اگر دشمن کا کوئی آدمی گرفتار ہوجائے، تو فوراً رہبری شوریٰ ،مرکزی اور نائب امیر کو اطلاع دینا ضروری ہوگا ،اس کے بعد پھر مرکزی اور نا ئب امیر کی صلاحیت ہے، کہ انہی مجاہدین کے ذریعے، اس قیدی کی حفاظت کرتاہے یا کسی اور کے ذریعے، اور اسی طرح یہ بھی امیر اورنائب کی صلاحیت ہے کہ اس قیدی کو اسی جگہ رکھتے ہیں یاکہیں اور منتقل کر تے ہیں ۔

53)اگر گرفتار شدہ دشمن، کافرِ اصلی ہو ،تو گرفتاری کے بعداس کا مارنا ،اس کے ذریعے قیدیوں کا تبادلہ کرنا یا احساناًاور مصلحتاً اس کو آزاد کرنا ،یا فدیہ لیکر آزاد کرنا سب جائزہے،مگر یہ صرف مرکزی امیر اور نائب کی صلاحیت ہے۔

54)اگر یہ قیدی کافر اصلی نہ ہو ،تو پیسے لے کر آزاد کرناشریعت کی روسے بالکل ناجائز ہے ۔توبہ کی شرط کیساتھ احساناً قیدیوں کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے،اگر توبہ نہ کریں توپھر صرف اس کا قتل کرنا ہی جائز ہے ۔

55) اگر با لکل واضح دشمن گرفتار ہو جا ئے ،مگر اس کو کسی بھی مرکز تک پہنچا نے میں خطرہ اور مشکلات ہو اور کسی محفوظ مقام تک اس کا پہنچانا ناممکن ہو تو اس کو قتل کرنا جائز ہے ۔اور اگر کوئی شخص مشکوک ہو، اب تک اس کی پہچان نہ ہوئی ہو یا حقوقی معاملات میں گرفتار کیا گیا ہو، تومذکورہ صورت میں ایسے شخص کا قتل جائز نہیں ۔ واضح دشمن سے مراد فوج، عدلیہ، مقننہ اور حاکم ادارےکے افراد ہیں اور اسی طرح ان لشکروں کے افراد جوواضح طور پر مجاہدین کے خلاف حکومت کا ساتھ دیتےہوں ۔

56)کسی بھی قیدی کو بھوک، پیاس ،گرمی یاسردی کےذریعے سزا نہیں دی جائے گی، بلکہ شرعی فیصلے کے مطابق سزا دی جائےگی ، چاہے قتل کرنا ہو یا کوئی اور سزا ہو ۔

57)مرکزی امیراورنائب امیر کے علاوہ کسی اور کوتعزیر یا قتل کرنے کا حق حاصل نہیں ،اور تعزیری قتل میں حلقوں کے قاضیان حضرات کو مرکزی امیر یا نائب سے اجازت لینی ہو گی۔

باب ہشتم: جواسیس کے متعلق اُصول

58) اگر کسی شخص پر جاسوسی کا الزام ثابت ہوا ،تو وہ ساعی بالفساد شمار ہو گا ،اس کو قتل کرنا امیر،نائب اور نائب امیر کا حق ہے۔

59)کسی شخص کو جاسوس ثابت کر نے کیلئے چار طریقوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے ۔

(الف) ایک یہ کہ جاسوس اکراہ کے بغیر، اپنی خوشی سےاپنے اوپر جاسوسی کا اقرار کرے۔

(ب) دو ایسے گواہ اس کے خلاف گواہی دیں، جس پر قاضی کو اطمینان ہو ۔

(ج) ایسے عادل کی خبر،جو کہ متعصب نہ ہو، بلکہ انصاف دار ہو اور کبیرہ گناہ سے احتراز کرتا ہو ،اور چھوٹے گناہوں پر مداومت نہ کرتا ہو ۔البتہ عادل کی خبر کی بنیادپر، ایک ہے جاسوسی کا ثبوت اور ایک ہے قتلِ جاسوس ،ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔

(د)وہ قرائن جو غالب گمان پیدا کر تے ہیں، جیسے جاسوسی کے مخصوص آلات اور دیگر سامان جن سے جواسیس، جاسوسی میں استفادہ کرتے ہیں اور اسی طرح اور قرائن اور علامات، البتہ قرائن کی قوت اور ضعف کا اعتبار کیا جائے گا ،اگر قرائن ضعیف ہوں، تو تعزیر میں بھی تخفیف کی جائے گی ،اور اگر قرائن قوی ہوں، تو بقدرِ قوت تعزیرمیں بھی سختی کی جائےگی، اور اگر قرینہ اتنا قوی ہو کہ کامل یقین کا فائدہ دیتا ہو ،تو اس صورت میں اگر مرکزی امیر اور اس کے نائب نے ،اس جاسوس کے قتل میں کوئی مصلحت دیکھی، تو اس کو قتل کرسکتے ہیں۔

60)جب بھی کوئی جاسوس پکڑا جائے ،تو مرکزی قضاءاور تحقیقی ادارے کے سامنے پیش کیا جا ئے گا اور محکمے کے ساتھ اس کو رسمی کیا جائے گا، مرکزی قضاء تمام قرائن کا جائزہ لے گا اور پھر ان قرائن کے مطابق ضرب و حبس کا حکم جاری کرے گا، مجاہدین کو ان پرزیادتی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

61)مار پیٹ، تعذیب اور خوف زدہ کرنے کے بعد اقرارکا اعتبا رنہیں ہو گا اور نہ ہی اس کے ذریعے جرم ثابت ہوگا۔

62)مجاہدین قیدی سے بیان لیتے وقت ان سے ایسا وعدہ نہ کریں، جس کے پورا کرنے کا ان کا ارادہ نہ ہو اور اسی طرح امن دینے کا وعدہ بھی ان سے نہ کریں ،کہ ان کا قتل پھر ناجائز ہوجاتا ہے۔

63)اگر کوئی جاسوس، اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص کے متعلق جاسوسی کا اقرار کرلے، تو اس اقرار کی وجہ سے، وہ دوسرا شخص جاسوس ثابت نہیں ہوسکتا ہے ،جب تک اس دوسرے شخص کی جاسوسی ،ان چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ثابت نہ ہوجائے، جو کہ پہلے بیان ہو چکیں۔

64)جو شخص جا سوسی کے الزام میں متہم ہو، مگر اس کا جرم مذکورہ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے بھی ثابت نہ ہو اور مجاہدین کو اس سے خطرہ محسوس ہوتا ہواور اس کے متعلق شکوک و شبہات رکھتے ہوں ،تو حلقے کاامیر، اس کو کسی تجربہ کا ر شخص کے مشورے سے ایسی جگہ بھیج سکتے ہیں، جہاں اس سے ضرر اور خطرہ محسوس نہ ہوتا ہو ۔

یا پھر علاقے کے با اعتماد اور اس کے خیرخواہ لوگوں کواس ضمانت میں لے لیں ،یا اس کی جا ئیداد، ان سے اس طور پر لے لی جائے، کہ اگر اس شخص نے جاسوسی یا کوئی اور تخریبی کام کیا اور پھر حاضر ہونے سے انکار کیا ،تو اس کی یہ جائیداد ،اس طریقے سے ضبط کی جائے گی کہ یہ شخص پھر اس جا ئیداد سے استفادہ نہ کرسکے۔

باب نہم: لائحہ اور تحریک کے بارے میں

65)تحریک طالبان پاکستان کا کوئی مجاہدیا ذمہ دار ان لوگوں اور تنظیموں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھے گا، جن کاتحریک طالبان پاکستان کے ساتھ نظریاتی اورعقیدے کا اختلاف ہو۔

66) وقت کے تقاضوں کیساتھ غیر منصوصی امور میں لائحہ کے اندر کمی بیشی کرنا، رھبری شوریٰ کی صلاحیت ہے۔

67)لائحہ کی خلاف ورزی کرنے والے کو تحریک کی طرف سے مناسب سزا دی جائے گی ۔